# ماہ رجب اور اس کی بدعات

تحریر:- سید عبدالحلیم ' مدرس جامعہ سلفیہ

اسلام ایک صاف شفاف روز روشن کی طرح ضابطہ حیات ہے جو اپنی مثال لیلہا کنہار ھا کی طرح پیش کرتا ہے۔ جس کی تکمیل دور نبوت میں وحی الٰہی سے بزبان رسالت مآبؐ ہو چکی ہے جس کے متعلق قرآن ان الفاظ میں گویا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

اب اس آیت مبارکہ کے تحت دین کے اندر کمی یا زیادتی کا حق کسی کو نہیں ہے۔ کیونکہ کمی یا زیادتی کا تعلق شارع کے ساتھ ہے کمی اور زیادتی کا حق اللہ اور اس کے رسول کو ہے جب اللہ ذوالجلال والاکرام نے یہ کہہ دیا کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

تو پھر کسی انسان کو اس کامل اکمل دین میں کمی یا اضافہ کرنے کا حق نہیں اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ عند اللہ مجرم اور گناہ گار ہے رسول اللہ کے وصال کر جانے اور وحی کے منقطع ہو جانے کے بعد اب مسلمان کے لیے جو حکم ہے وہ یہ ہے (اطیعوا اللہ وا طیعوا الرسول) اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

> **وہ تمام احادیث جو رجب کے روزوں اور اس کی بعض راتوں کے متعلق ہے وہ جھوٹ اور الزام ہے**
> **حافظ ابن قیمؒ**

اگر کوئی (اطیعو اللہ و اطیعو الرسول) کو بھی مانتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میں جو کر رہا ہوں یہ صحیح ہے تو گویا اس نے اس کو سمجھا نہیں اور دین کے اندر اپنی طرف سے رخنہ اندازی کر رہا ہے تو ایسا آدمی متبع نہیں بلکہ مبتدع اور مفسد ہو سکتا ہے تو ایسا آدمی جو مبتدع ہے اس کی کوئی بات قابل قبول نہیں رسول اللہؐ کا ارشاد اس کے متعلق یوں ہے:

من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد۔

ترجمہ:- جو ہمارے اس امر (یعنی دین جو مکمل ہے) میں کوئی نئی چیز داخل کرتا ہے وہ مردود ہے وہ غیر مقبول ہے۔

مگر آج ہمارے علماء انہی بناوٹی باتوں اور ضعیف آراء وخیالات کو اصل دین سمجھ کر لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے آج اصل دین کا چہرہ مسخ ہو رہا ہے۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال اس طرح ہے کہ ایک خوبصورت مکان بنا ہوا ہو اور انجینئروں نے اس کو پاس کر دیا ہو اور کوئی دیکھنے والا اس میں اپنے مشوروں سے اس میں نقص نکالنے لگے مگر اس کا مشورہ دوسرے کو ناپسند لگے بلکہ اس عمارت کے شایان شان نہ ہو تو ضرور اس کو ختم کرنے کا حکم دے گا۔

بعینہ دین ایک عمارت کی مانند ہے جو مکمل اور خوبصورت ہے اور اس کے انجینئر نے اس کو پاس کر دیا ہے تو صاحب حق اس کے اندر کسی قسم کی رخنہ اندازی کو پسند نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کے ختم کرنے کے درپے ہوگا۔ یہ دین وحی الٰہی کا سرچشمہ ہے۔ جس کو کسی طرح بھی کمزور نہیں کیا جا سکتا۔

آج ہمارے معاشرہ اور ماحول میں بہت سی ایسی چیزیں جنم لے رہیں ہیں جن سے اصل حقیقت ختم ہوتی جارہی ہے ایسی ایسی

چیزیں جن کا دین کے ساتھ ذرا سا بھی تعلق نہیں ان چیزوں کو اسلام کے آئینہ سے دیکھا جائے تو اسلام ان کو بدعات کے مسموم نام سے تعبیر کرتا ہے اور ایسے بدعات کے کام ہمارے اندر بڑے زور سے رواج پکڑ رہے ہیں ذرا ہم نظر دوڑائیں کہیں ہمیں قبر پر گنبد نظر آتے ہیں' کہیں اذان سے پہلے مصنوعی درود و سلام کی آواز سنائی دیتی ہے اور اسی طرح نماز میں سلام کے بعد کلمہ کا ورد نظر آتا ہے۔ کہیں میلاد کی محفلیں سنواری جا رہی ہیں' کہیں فوت شدگان کے لئے قرآن خوانی اور ختم کی محفلیں دکھائی دیتی ہیں اور قبرستان میں چلے جائیں تو وہاں طرح طرح کی چیزیں جو ہمارے مسلمان بالفعل کرتے نظر آئیں گے۔ پھر قریب میں رجب کا مہینہ آنے والا ہے اس میں نام نہاد مسلمان کئی ایک افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جس میں امام جعفر صادق کے نام پر کونڈے پکائے جاتے ہیں' دن کو روزے رکھے جاتے ہیں اور نفل و نوافل ادا کیے جاتے ہیں' مساجد کو خوبصورت بنایا جاتا ہے۔ علی هذا القیصاس ہمارے پاک و ہند میں بدعات کی کوئی کمی نہیں اگر کمی ہے تو وہ دین کو سمجھنے کی کمی ہے۔

تو آج کے اس مضمون میں میں نے صرف اور صرف رجب کی بدعات کے بارہ میں کچھ لکھنا ہے۔ کیونکہ یہ عنقریب مہینہ آرہا ہے۔ تو لوگوں کو اس کی اصل حقیقت کے متعلق کچھ پتہ چلے تو پہلے بدعت کی تعریف سمجھیں کہ بدعت کس کو کہتے ہیں۔

## بدعت کی تعریف

بدعت کی لغوی تعریف یہ ہے کہ ایسی چیز کو ایجاد کرنا جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اس کی مثال اس طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بديع السموات والارض۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا جبکہ ان کی مثال ان کے پیدا کرنے سے پہلے نہیں تھی۔

## شرعی تعریف

شرعی تعریف اس کی یہ ہے کہ دین کے اندر ایسا بناوٹی راستہ نکالنا جو بظاہر شریعت کو کمزور کرنے والا ہو اس پر چلنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مبالغہ کرنا۔

اب ان تعریفات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دین کے اندر جو نئی چیز ایجاد کی جائے گی جس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو بدعت ہے۔

> آج ہمارے معاشرے میں
> بہت سی ایسی چیزیں جنم لے رہی ہیں جن کا اسلام کے
> ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ایسا انسان جو اپنی طرف سے دین کے اندر کوئی نئی چیز پیش کرتا ہے صرف اس مقصد کے لئے کہ اللہ کا تقرب حاصل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق وعید فرمائی ہے۔

صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمائی جو کہ بڑی اثر رکھنے والی تھی جس سے ہمارے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو کوئی ایسی وعظ ہے جو الوداع کرنے والی ہو۔ ہمیں کوئی نصیحت کریں آپ نے فرمایا میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں سمع واطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر کسی غلام کو حاکم بنا دیا جائے جو بھی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت بڑا اختلاف دیکھے گا تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو بیشک ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

"كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار" کہ ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"و من يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين۔

ترجمہ:۔ جو انسان دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرتا ہے تو اس سے وہ قابل قبول نہیں ہوگا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

تو یہ نصوص ہمیں ایسے کاموں سے

روک رہی ہیں جو دین میں نہیں اور نہ ہی ان کا دین کے ساتھ تعلق ہے۔

جس طرح آج مسلمان رجب کے مہینہ میں یہ اعمال کرتے ہیں اس طرح رجب کے مہینہ کی کوئی خاص فرضیات نہیں جس کو بنیاد بنا کر یہ کام کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ تو سورۃ توبہ میں فرماتے ہیں:

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض و منها اربعة حرم.

ترجمہ :- کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سال کے مہینوں کی گنتی باراں مہینے ہیں جو کہ اللہ کی کتاب میں ہے اس وقت سے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے اور (ان باراں) مہینوں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار مہینوں کی گنتی اپنے مبارک الفاظ میں اس طرح بیان کی۔

ان الذمان قد استدار کہیئة یوم خلق السموات والارض' السنة اثنا عشر شهراً منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذوالقعدة و ذوالحجة والمحرم و رجب مضر الذى بين جمادى و شعبان۔ (رواه البخارى كتاب التفسير رقم الباب ۸' رقم الحديث ۴۶۶۲)

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سال کے باراں مہینے ہیں جن میں چار حرمت والے ہیں تین پے در پے اور رجب صفر' جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے متعلق اس میں کوئی خاص فضیلت بیان نہیں کی اور نہ ہی آپ کے بعد صحابہ سے کوئی چیز منقول ہے۔

بلکہ رسول اللہ نے رجب کو مضر کا رجب کہا ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں یہ بیان کرتے ہیں وہ لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے اس مہینہ میں وہ کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں تھے اور بیت اللہ میں آتے جاتے تھے اور دوسرے لوگوں نے بھی تعظیم کے لئے ایک نہ ایک مہینہ تجویز کیا ہوا تھا۔ اس طرح اہل جاہلیت حرمت والے مہینوں کو بھول چکے تھے۔ ان کی رٹین یا ترتیب یہ تھی کہ اگر ایک مہینے کو حرام قرار دیتے تو دوسرے کو حلال قرار دیتے۔ ان چار مہینوں کے علاوہ مطلقاً ان کے ہاں چار مہینوں کی حرمت تھی؟

(فتح الباری ج ۸ ص ۱۷۶)

> **حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن لوگوں کو اس ماہ میں روزہ سے دیکھتے۔ ان کا مار پیٹ کر روزہ تڑواتے اور فرماتے کہ اس مہینہ کی ایسی تعظیم زمانہ جاہلیت کے لوگ کرتے تھے۔**

اب ان احادیث کا جائزہ لیتے ہیں جو رجب کی فضیلت کیلئے پیش کی جاتی ہیں کہ ان کی صحت کہاں تک ہے محدثین کے ان متعلق کیا ریمارکس ہیں۔

پہلی حدیث:

عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنافى رجب و شعبان و بلغنا رمضان۔ (فضائل شہر رجب ص ۲۹' طبع ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد)

اس حدیث کو بہت سے آئمہ نے نقل کیا ہے۔ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۶۵ میں ہے کہ اس کو بزار نے روایت کیا ہے اس میں زائدہ بن ابی الرقاد راوی ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث اور ایک جماعت نے اس کو مجہول کہا ہے اور ابن حجرؒ نے تقریب میں اس کو منکر الحدیث کہا ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ زائدہ زیاد النمیری سے اور یہ آگے انس سے مرفوع منکر احادیث بیان کرتے ہیں اور زیادہ بن عبداللہ النمیری بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے تقریب ص ۱۶۹ اور فتنی نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں ذکر کیا ہے۔ ص ۱۱۷ لہذا یہ حدیث نہیں۔

دوسری حدیث:

عن انس بن مالك قال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لم سمى رجب قال : لانه يترجب فيه خير كثير شعبان و رمضان۔ (فضائل شہر رجب ص ۳۰)

اس کی سند کا حال بھی دیکھ لیں! اس کی سند میں زیادہ بن میمون کذاب ہے اور اس نے اعتراف کیا ہے کہ یہ حدیث میں نے خود

وضع کی ہے اور حضرت انس سے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا۔ امام بخاریؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ ایسا شخص ہے جس کو چھوڑا ہوا ہے۔ یعنی اس کی حدیث قابل قبول نہیں۔ (اللسان ج ۲ ص ۴۹۷ اور دیکھیں الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۱۰۴۳، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۷۷)

**تیسری حدیث:**

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

ان فی الجنة نهراً يقال له رجب من صام من رجب يوما واحدا سقاه الله من ذلک النهر۔ (فضائل رجب صفحہ ۳۳ ضعیف الجامع الصغیر رقم الحدیث ۱۹۰۲)

ترجمہ:- جنت میں ایک نہر ہے جس کو رجب کہتے ہیں تو جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالی اس کو اس نہر سے پانی پلائے گا۔

اس حدیث کو بیہقی شعب الایمان میں نقل کیا ہے ج ۳ ص ۳۶۸ اور فضائل الاوقات ص ۹۱ میں جو کہ محمد بن مرزوق کے واسطہ سے اور ابن حبان نے مجروحین میں ج ۳ ص ۲۲۸، محمد بن المغیرہ الشہر زوری کے واسطہ سے جبکہ یہ دونوں منصور سے بیان کرتے ہیں اور ابن الجوزی نے علل میں عمر بن احمد کے واسطہ سے اور کہا کہ یہ صحیح نہیں اور اسمیں راوی مجہول قسم کے ہیں۔ جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں۔

اور شیخ البانی نے اس کو موضوع کہا ہے۔ دیکھئے ضعیف جامع ج ۲ ص ۱۶۷)

تو یہ ہیں بالا ختصار وہ روایات جن کی وجہ سے اس مہینہ کی فضیلت بیان کی جاتی ہے۔

اب ان کاموں کی طرف آیئے جو اس مہینہ میں بدعات وغیرہ کی جاتی ہیں۔

ان میں سے پہلا کام یہ ہے کہ ہمارے مسلمان اس مہینہ کی بائیس رجب کو شہروں اور قصبوں میں خفیہ طور پر کونڈے منائے جاتے ہیں۔ جن کا دین کے ساتھ ذرا سا بھی تعلق نہیں یہ ایک رسم ہے اور ان کی تاریخ اس طرح ہے کہ نواب حامد علی خاں والی رامپور اپنی کسی منظور نظر سے ناراض ہو گیا اور عتاب شاہی نزول ہوا۔ اس چالاک نواب نے مذہبی امامیہ عقائد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام جعفر صادق کے نام سے ایک افسانہ تراشا اور نواب صاحب کی رضاء حاصل کرنے کے لئے بائیس (۲۲) رجب کو امام کے نام کے کونڈے کئے جب نواب نے بشارت امام کی خبر سنی تو بہت گھبرایا نہ صرف نیاز میں شریک ہوا بلکہ ناراضی فوراً ختم کر دی اور اس نیاز کو قلعہ میں ہر سال جاری کر دیا گیا۔

**صلاۃ الرغائب اور نصف شعبان کی نماز یہ دونوں بدعت ہیں**
**دین میں ان کی کوئی اصل نہیں۔ امام نوویؒ**

اب ہم خود اندازہ لگائیں کیا ہمارا دین یہی چاہتا ہے کہ کسی کے عتاب پر اس کو خوش کرنے کے لئے کوئی نذر نیاز پکائی جائے اور ایسے لوگوں کو دعوت دی جائے جو ناراض ہوں اور بعد میں اس کا عوام الناس میں رواج ڈال دیا جائے اور ڈرایا جائے اگر یہ نہ کریں گے تو گھر میں نقصان ہوگا تو یہ سب اپنی ہی خام خیالیاں اور کھانے پینے کے بہانے ہیں اور دین کے ساتھ مذاق ہے۔

اور پھر اس مہینہ میں روزے رکھے جاتے ہیں جن کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً ہزاری اور لکھی روزہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی نے یہ روزے رکھے ہرگز نہیں اور نہ ہی اس وقت روزوں کے یہ نام تھے۔

اگر کوئی ویسے اس مہینہ میں روزہ رکھے تو اس کی کیا حیثیت ہے اس کے متعلق عبداللہ انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما صح فی فضل رجب و فی صیامه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شئی۔

ترجمہ:- کہ رجب کی فضیلت اور اس کے روزوں کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح چیز منقول نہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کل حدیث فی ذکر صوم رجب و صلاة بعض اللیالی فیه فهو کذب مفتری۔

ترجمہ:- ہر وہ حدیث جو رجب کے روزوں کے متعلق ہے اور اس کی بعض راتوں میں نماز کے متعلق ہے تو وہ جھوٹ اور الزام ہے۔

بلکہ ابن ماجہ میں ہے کہ "نهى رسول الله عن صیام رجب" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۵۵ رقم الحدیث ۱۷۴۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ جن لوگوں کو اس مہینہ میں روزے سے

دیکھتے ان کا مار پیٹ کر روزہ تڑوا دیتے اور فرماتے اس مہینہ ایسی تعظیم زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے۔

اسی طرح کچھ لوگ اس مہینہ میں نماز کا خاص اہتمام کرتے ہیں مگر اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔

اس مہینہ میں ایک نماز جس کو صلاۃ الرغائب (جس کا معنی مطلب ہے خواہش کی نماز) کہتے ہیں۔ اس کے متعلق تذکرۃ الموضوعات میں اللالی المرفوعۃ میں حضرت انس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ جو رجب کی پہلی رات بیس رکعت اخلاص کے ساتھ ایک بار پڑھے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔ لہذا یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ (تذکرۃ الموضوعات الہندی ص ۴۳)

اسی تذکرہ میں فرمایا کہ رجب کے کسی دن روزہ رکھے اور چار رکعت نماز پڑھے جس میں پہلی رکعت میں سو بار آیۃ الکرسی اور دوسری میں سورۃ اخلاص سو بار پڑھے تو یہ حدیث بھی موضوع ہے۔

امام نوویؒ اس نماز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رجب کی یہ نماز صلاۃ الرغائب اور نصف شعبان کی نماز یہ دونوں بدعت ہیں۔ جن کی دین میں کوئی اصل نہیں۔ ”التحدیث بما قیل لا یصح فیه حدیث۔ (۶۹)

یہ تمام بدعات جو مخصوص دنوں میں یا عام دنوں میں کی جاتی ہیں ان سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے یہ نہ ہو کہ انسان اس طرح اپنی زندگی گزارتا گزارتا اپنے رب سے جا ملے اور قیامت کے دن جہاں حضور اپنی امت کو اپنے پیارے ہاتھوں سے جام پلائیں گے تو وہ ”سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی“ کا مستحق ٹھہریں۔

رسول اللہ کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ اور اسوہ بنائیں کیونکہ قرآن ہمیں اسی کی دعوت دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنه

ترجمہ:۔ مسلمان کیلئے رسول اللہؐ کی زندگی اسوہ اور نمونہ ہے۔

اور اللہ کے رسول تو دنیا کو ضلالت اور گمراہی سے نکالنے کیلئے آئے اور ان کو حدیث کی طرف لگانے کے لئے آئے۔ اسی کے لئے قرآن مسلمانوں کو یہ دعوت دیتا ہے۔

یایها الذین امنو ادخلوا فی السلم کافة۔

ترجمہ:۔ کہ اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

جس طرح وہ ہمیں ملا ہے۔ اسی طرح اس کو مانیں اس میں کمی اور اضافہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نبی کریم پوری دنیا کیلئے رہبر و رہنما بن کر آئے۔ اگر ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور نبی اکرمؐ کرتے اور اپنی امت کو بھی کرنے کا حکم دیتے۔

اللہ ہمیں صحیح معنوں میں آپؐ کا امتی بنائے اور آپؐ کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما توفیقی الا بالله


## ماہنامہ ترجمان الحدیث ملنے کا پتہ

جہلم۔ محمد آصف بن محمد یعقوب صاحب' محلّہ شاہی جامع مسجد مکان نمبر 127 ۔ سرائے عالمگیر۔ جہلم

کراچی۔ امین مصطفیٰ صاحب' مکان نمبر R-321 سیکٹر نمبر 14/B شادمان ٹاؤن نمبر 1 نارتھ کراچی

سرگودھا۔ محمد عمران بن عبدالستار صاحب' جامعہ رحمانیہ شریف چوک بلاک نمبر 19 سرگودھا

ہری پور ہزارہ۔ قاضی ظہور السلام قریشی صاحب' قریشی جنرل سٹور مین بازار کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ

نوشہرہ۔ مولانا محمد یونس ساجد صاحب' خطیب و مدرس مدرسہ دارالقران والحدیث بھریا روڈ ضلع نوشہرہ فیروز

عبدالحکیم۔ مولانا زبیر احمد ظہیر صاحب' سلفیہ نیوز ایجنسی تلمبہ روڈ عبدالحکیم

گوجرانوالہ۔ مولانا محمد شعیب ساجد صاحب' جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

ٹبہ سلطان پور۔ محمد یعقوب صاحب' صوفی سنٹری سٹور قطب پور روڈ نزد اقصی مسجد ٹبہ سلطان ضلع وہاڑی

ٹبہ سلطان پور۔ صوفی خورشید صاحب' سنٹری سٹور قطب پور روڈ ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی

شیخوپورہ۔ جامع مسجد رحمانیہ اہلحدی منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ

تاندلیانوالہ۔ ملک عتیق الرحمان طاہر صاحب' انارکلی بازار سبحان اللہ ٹیلرنگ، نیٹریل سٹور

ایبٹ آباد۔ قاری محمد مشتاق صاحب' مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کنج قدیم ابوذر سٹریٹ ایبٹ آباد

بھکر۔ خالد کریانہ سٹور محمدی روڈ بھکر

سیالکوٹ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب' خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث بھوپال والا ڈاک خانہ خاص' تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ